عید قربان

مکہ معظمہ اور خانہ کعبہ وہ مقدس جگہ ہے جہاں فریضۂ حج کی ادائیگی کاشرف حاصل کرنے کے لئے مشرق و مغرب اور جنوب وشمال غرض کہ دنیا کے ہر گوشے میں زندگی بسر کرنے والے ہزاروں مسلمان ہر سال جمع ہوتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہاجاسکتا ہے کہ خانہ کعبہ عاشقان توحید کی عالمی ملاقات کی جگہ ہے۔

مسلمانوں کی آسمانی کتاب یعنی قرآن حکیم میں خانۂ کعبہ ارو مناسک حج کے سلسلے میں جو حقائق بیان کئے گئے ہیں ان کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ اللہ کا یہ مقدس گھر اور توحید کی یہ مضبوط چھاؤنی لوگوں کے لیے بہترین نمونۂ عمل اور انسانوں کی ہدایت ورہنمائی کا مبارک وسیلہ قرارپائے اور وہاں ایسے خصوصی مراسم ادا کئے جائیں جو اس کی عظمت وپاکیزگی کا مظہر ہوں اور جن کے ذریعہ اس کے مقاصد کی مکمل ترجمانی بھی ہو سکے۔ ایسے مراسم جو لوگوں کی زندگی اور ان کے دلوں کو غیر خدا اور ہر قسم کے شرک سے نجات دلا سکیں۔ خدا کے سیدھے اور سچے راستہ کی طرف لوگوں کی رہنمائی کریں اور عوام الناس کی مخلصانہ زندگی کی راہ ہموار کردیں۔

مراسم حج کا آخری حصہ حلال گوشت حیوان (اونٹ، بھیڑ، بکرے...) کی قربانی پر مشتمل ہے۔ خانہ کعبہ کی تعمیر سے فراغت حاصل کرنے کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے خداوند عالم کی راہ میں ایک حیوان کی قربانی دیکر اس الٰہی رسم کی بنیاد رکھی تھی۔ کعبہ کی تعمیر کرتے وقت حضرت ابراہیمؑ کی دلی خواہش یہ تھی کہ پروردگاران کے دونوں بیٹوں کو مسلم یعنی احکام خداوندی کا تابع وفرمانبردار بنادے۔ یہ اتنا عظیم مرتبہ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ جیسا عظیم المرتبت پیغمبرؑ اپنے پروردگار سے اس کا مطالبہ کرتا ہے اور راہ خدا میں سخت امتحانات کی منزلوں سے گزرنے کے بعد بھی وہ خود کو مسلم نہیں سمجھتا۔

ان کے دل میں یہ خیال موجود تھا کہ انھوں نے خواب دیکھا کہ خدا کی راہ میں انھیں اپنے فرزند اسمٰعیلؑ کو ذبح کردینا چاہئے۔ یہ عجیب طاقت فرسا اور مشکل امتحان تھا! ایک سن رسیدہ باپ کو اپنے

جوان بیٹے کی قربانی پیش کرنی ہے۔

ابتدائی مرحلہ میں بیٹے کی محبت نے انہیں اس کام سے روک دیا یعنی اطاعت اور عشق خدا وندی کی جگہ منطق نے لے لی اور ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید میرا خواب درست نہیں تھا۔ ان کے دل میں بیٹے کی محبت کا دریا رواں ہو جاتا ہے اور وہ منطقی دلائل کی روشنی میں یہ سوچنے لگتے ہیں کہ آخر ایک باپ اپنے جگر کے ٹکڑے کو اپنے ہاتھوں قتل گاہ تک کیسے لے جاسکتا ہے؟

غور فکر کا مقام ہے کہ بیٹے کی محبت حضرت ابراہیمؑ جیسے صاف عزم اور بت شکن پیغمبر کو امتحان و آزمائش کی آخری منزلوں تک کھینچ لائی ہے۔

لیکن اس الٰہی پیغام کی تکرار کے بعد انھوں نے حکم خداوندی کے آگے سر تسلیم خم کر دینے کا اٹل فیصلہ کر لیا اور کسی قسم کے شک و تردید کو کوئی اہمیت نہ دی۔ حضرت ابراہیمؑ نے سمجھ لیا تھا کہ یہ پیغام پیغام خداوندی ہے اور ان کو اس پیغام کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا ہے۔

ابراہیمؑ اپنے دل کو پروردگار کے سپرد کر دیتے ہیں اور اپنے فرزند سے یوں خطاب کرتے ہیں۔

"میرے فرزند اسماعیلؑ! میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے ذبح کر رہا ہوں۔" فرمانبردار بیٹا! اپنے باپ کے سامنے غیر معمولی صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے جواب دیتا ہے۔

"یاابت افعل ماتومرستجدنی ناشاء الله من الصابرین۔" یعنی والد محترم! پروردگار عالم نے آپ کو جس چیز کا حکم دیا ہے اسے انجام دیجئے۔ انشاء اللہ اس عظیم امر الٰہی میں آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

حضرت ابراہیمؑ نے چھری اور رسّی اٹھائی۔ اور تمام دیکھنے والوں کی نگاہ بچاتے ہوئے اپنے لڑکے کو لے کر جنگل کی طرف نکل پڑے۔ ہر ممکن کوشش کی مگر چھری ان کے فرزند کو ذبح نہ کر سکی۔ دوسری مرتبہ انھوں نے چھری کی دھار تیز کی۔ حکم الٰہی کی تعمیل میں تاخیر کی وجہ سے انہیں اپنے آپ پر غصہ آرہا تھا۔ اپنے فرزند اسمٰعیل کے گلے پر چھری چلائی۔ اس بار چھری کے نیچے ایک دنبہ آگیا اور آسمان سے یہ آواز آئی۔ "اے ابراہیمؑ! خداوند عالم نے ذبح اسماعیل سے درگزر اختیار کر لیا ہے اور یہ دنبہ بھیج دیا ہے تاکہ اسمٰعیل کی جگہ پر تم اسے ذبح کرو۔ تم نے الٰہی حکم کو بخوبی انجام دیا ہے۔" اللہ اکبر۔

اس طرح حج کے آخری دن حلال گوشت حیوان کی قربانی حج کے ضروری اعمال کا جز بن گئی۔ قربانی یہ ظاہر کرتی ہے جس طرح نباتات کے جسم میں عناصر فنا ہو جاتے ہیں اور حیوانات انسانوں کی قربانی قرار پاتے ہیں بالکل اسی طرح انسان کو چاہئے کہ وہ حق کی راہ میں خود فنا ہو جائے او حقیقی خیر و

عید قربان مبارک ہو

دنیا بھر کے مسلمانوں کو عید قربان مبارک ہو۔ یہ عید آج بھی حضرت ابراهیم خلیل اللہ کی اس عظیم قربانی کی یاد تازہ کرتی ہے جس کے تحت مالک کائنات کی خوشنودی کے لئے اس پیغمبر توحید نے شرک وشیطان کے خلاف جہاد کرتے ہوئے بارگاہ ایزدی میں اپنا سر تسلیم خم کر دیاتھا۔ اور عظیم اسلامی کانگریس یعنی حج بیت اللہ الحرام کے دوران تاقیام قیامت ان کے جملہ اعمال کی پیروی تمام مسلمانوں کے لئے واجب ہے۔

خدا کرے کہ دنیا کے تمام مسلمان حج بیت اللہ کے سلسلے میں اپنے فرائض سے پوری طرح باخبر ہوجائیں اور اس مقدس فریضے کو ادا کرتے وقت پیغمبر اسلام کی پیروی کریں۔ (ادارہ)

نیکی کی خاطر خود قربان ہو جائے تاکہ وہ مرد کامل کی شکل اختیار کر لے۔

حج کے اس عظیم الشان اجتماع میں اگر مختلف النوع اقوام کی نمائندگی کرنے والے تمام عاشقان توحید ایک منصوبہ بند پروگرام اور واحد مقصد کی راہ میں پیش قدمی اختیار کریں اور اس مقصد میں کامیابی کے لئے قربانی وفداکاری سے کام لیں اور دنیاوی بتوں کی تردید کے لئے ہر ممکن اسلحہ، چاہے سنگریزہ ہی کیوں نہ ہو، استعمال کریں تو اس میں کوئی دورائے نہیں کہ وہ تمام لوگوں سے بہتر ہوں گے۔

جس طرح یہ لوگ پتھر کی کنکریوں سے شیطان کو نشانہ بناتے ہیں۔ انھیں چاہئے کہ اندرونی اور بیرونی شیاطین کی تلاش کریں اور ان کو اپنے اسلحہ کا نشانہ قرار دیں تاکہ الٰہی امتحان میں مومنین کی طرح سربلندی حاصل کر سکیں۔

لیکن لاکھوں حیوانات کی قربانی کے سلسلے میں اکثر علماء وفقہاء اس مسئلہ پر غور فکر کرتے

رہے ہیں کہ حلال گوشت حیوان کی قربانی میں قربانی کے گوشت کے استعمال کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے یا نہیں؟ کیا اہم اور حقیقی مصالح کی خاطر اس قسم کے مالی نقصان کو برداشت کیا جاسکتا ہے۔

قرآنی آیات اور روایات سے یہ ظاہر ہے کہ قربانی کے گوشت کے استعمال کو پوری طرح نگاہ میں رکھا گیا ہے۔

" فکلو منها واطعموا القانع والمعتر۔ کذلك سخرنها لکم لعلکم تشکروم۔(سورہ حج ۳۱)

پس اس میں سے خود کھاؤ اور آبرومند و قانع فقیر کو کھلاؤ۔ ہم نے ان حیوانات کو تمہارے لیے مسخر کر دیا۔ اور تمہیں شکر ادا کرنا چاہیے۔

سورہ حج کی اس آیت سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ قربانی کی تکمیل کے لئے قربانی کے گوشت کو کھانا اور کھلانا لازمی ہے۔

☆☆☆☆☆

مبلغ اشتراک

فی کاپی: ۳۰ روپیہ: سالانہ ۱۰۰ روپیہ

نوٹ: فصلنامہ راہ اسلام مبلغ اشتراک طلبہ واساتذہ اور تحقیقی مراکز سے وابستہ افراد کے لیے صرف پچاس روپیہ سالانہ ہے۔

ڈرافٹ صرف

DIRECTOR, IRAN CULTURE HOUSE

کے نام اور

NEW DELHI

کے کسی بنک میں قابل ادائیگی ہو۔